| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بریلوی دہشت گرد تنظیم کی جانب سے علمائے اہلسنت دیوبند کے خلاف شائع کردہ ایک اشتہار کا دندان شکن اورمنہ توڑ جواب

صاعقہ آسمانی پر فرقہ رضاخانی

خواجہ کونین ﷺ کے اسلام کی بنیاد و بیخ — اپنے ہاتھوں سے گراؤ کیا یہی اسلام ہے

مشرب احمد رضامیں مفتیان بد زبان — سامنے آکر بتاؤ کیا یہی اسلام ہے

قارئین کرام جیسا کہ آپ حضرات کے علم میں ہے کہ بریلوی فرقہ کا اصل مشن امت مسلمہ میں تفریق ڈالنا اوراسلام دشمن قوتوں کی آشیرباد حاصل کر کے علمائے اہلحق اورمجاہدین اسلام کو بدنام کرنا ہے۔اسی سلسلے میں بریلوی فرقے کی ایک تنظیم کی جانب سے ایک اشتہار ہمارے سامنے لایا گیا ہے جس میں انھوں نے مولوی احمد رضاخان سے ورثہ میں ملنے والی دولت یعنی دجل وفریب پر پوری طرح عمل کرتے ہوئے علمائے اہلسنت پر بے بنیاد الزامات لگاتے ہوئے اورساتھ ہی ساتھ عوام پر اپنا رعب جمانے کیلئے پانچ لاکھ روپے اورعمرے کا ٹکٹ دینے کا بھی اعلان کیا ہے۔ہمیں حیرت ہے کہ جو تنظیم ایک دہشت گرد تنظیم کے نام سے معروف ہوا ہے آخر کس نے یہ حق دیا ہے کہ وہ مذہبی معاملات میں دخل کرے اور علمائے حق پر کیچڑ اچھالے۔

نام نہاد سنی تحریک ایک دہشت گرد تنظیم ہے

سنی تحریک سے تصادم میں متحدہ کا کارکن ہلاک دونوں گروپوں میں تصادم جھنڈے گرائے جانے کی وجہ سے ہوا تھا علاقے میں سخت کشیدگی۔﴿روزنامہ امت ۱۱ ستمبر ۲۰۰۸﴾

سنی تحریک کا کارکنوں کا اورنگی ٹاؤن میں مسجد رحمۃ للعالمین پر حملہ قرآن پاک کے نسخے جلادیے۔﴿روزنامہ غزوہ﴾

سنی تحریک کے عہدیدار نے پلاٹوں پر قبضہ کرنے کیلئے پراپرٹی ڈیلر کو قتل کردیا ملزم گرفتار آلہ قتل برآمد۔﴿روزنامہ امت جمعرات ۸ اکتوبر ۲۰۰۹﴾۔

پولیس سے مسلح تصادم۔پولیس عدالتی حکم پر عباس قادری کا قبضہ کیا ہوا بنگلہ خالی کرانے آئی تھی جس پر سنی تحریک کے کارکنوں نے پولیس پر فائرنگ کردی۔واقعہ کے بعد مختلف علاقوں میں فائرنگ خوف وہراس۔﴿روزنامہ امت ،جمعرات یکم جولائی ۲۰۰۹﴾

قارئین کرام غور فرمائیں کہ جو تنظیم اس قسم کی دہشت گردیوں اورواقعات میں ملوث ہو جس کے عہدیدار معصوم لوگوں کے قتل میں مطلوب ہوں جو مسجدوں پر حملہ کرتے ہوں انھیں تو جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہونا چاہئے آخر وہ کس منہ سے دوسروں پر اعتراض کرتے ہیں۔اور پھر اسی حرام کی آمدنی سے دوسروں کو چیلنج دیتے پھرتے ہیں۔

﴿اشتہار کا جواب﴾

اس پُر فتن دور میں دولت ایمان کی حفاظت کرنا انتہائی ضروری ہے کیونکہ ایمان کا چور شیطان مختلف صورتوں میں ایمان ضائع کرنے کی مسلسل کوشش کرر رہا ہے۔ اگر آپ اپنے ایمان کی حفاظت کا جذبہ رکھتے ہیں تو مندرجہ ذیل گستاخانہ عقائد ونظریات کو غور سے پڑھیں اور اپنے ضمیر سے پوچھیں۔ کہ کیا ہمیں اس طرح کے عقائد رکھنے والوں کو مسلمان سمجھنا چاہیے؟ کیا وہ ہمارے دینی رہنما اور امام بننے کے قابل ہیں؟؟؟

گستاخانہ عقائد
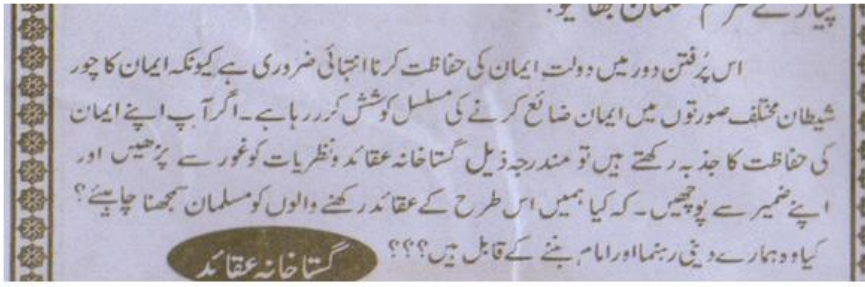
بالکل صحیح اور بجا فرمایا آج جگہ جگہ شیطان کی صورت میں رضاخانیوں نے اپنے چیلے پھیلائے ہوئے ہیں اس لئے ہم عوام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ان لوگوں کے دجل وفریب میں ہرگز نہ آئیں اور علمائے اہلسنت دیوبند کے دامن سے وابستہ ہو کر اسلام کے صحیح معنوں سے آشنا ہوں۔ ہماری آپ سے اپیل ہے کہ آپ اس اشتہار کو بھی پڑھیں اور ان الزامات کے جواب میں ہماری وضاحتوں کو بھی اور خود فیصلہ کریں کہ جبہ و دستار کی آڑ لیکر کس طرح مذہب کے یہ لٹیرے عوام کے سامنے جھوٹ بولتے ہیں۔ **پڑھیں او فیصلہ کریں:**

گستاخی نمبر 1 اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ العیاذ باللہ

(رسالہ یکروزی ص 18 مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)

مذکورہ بالا عبارت میں رضاخانیوں کی شرمناک خیانت

قارئین کرام جو عبارت رضاخانیوں نے دی ہے وہ سرے سے اس صفحہ پر موجود ہی نہیں اس سے بڑی خیانت اور کیا ہوگی مندرجہ بالا عبارت یک روزی میں بعینہ دیکھانے والے رضاخانی کو ایک لاکھ روپے انعام۔

قارئین کرام حضرات شاہ صاحبؒ کی یہ طویل ترین عبارت صفحہ ۱۷ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۸ پر ختم ہوتی ہے مگر داد دیجئے رضاخانیوں کی دیانت کا کہ وہ کس طرح شرمناک خیانت کرتے ہیں اور اس پر بے شرموں کی طرح چیلنج بازیاں بھی کرتے ہیں۔ یہاں چونکہ تفصیلی جواب دینا ممکن نہیں اس لئے مختصر اس کا جواب سن لیں کہ کسی نے اعتراض کیا جھوٹ نقص ہے اور نقص اللہ کی ذات پر کرنا محال ہے سو کذب پر قدرت بھی محال ہے۔ حضرات شاہ صاحب اس کا جواب دیتے ہیں کہ اگر محال سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالی کا اس پر قادر ہونا بذات محال ہے تو ہم اس کو تسلیم ہی نہیں کرتے س لئے کہ خود اللہ کا فرمان ہے کہ ان اللہ علی کل شیء قدیر پس اس صورت میں اللہ کے قدیر ہونے میں نقص آتا ہے ہاں لیکن چونکہ اللہ کی ذات اصدق الصادقین ہے اس لئے وہ کبھی جھوٹ بولے گا نہیں اس صورت میں یہ ممتنع لغیرہ ہے اور اللہ کی مدح کا پہلو بھی اسی صورت میں نکلے کہ ایک چیز پر قدرت ہو اس کے باوجود اس کا صدور نہ ہو۔ قرآن میں جگہ جگہ آتا ہے کہ وہ مشرکوں کو نہیں بخشے گا مگر دوسری طرف علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ اگر اللہ چاہے تو سب کو بخش دے مگر چونکہ یہ اس کی حکمت کے خلاف ہے تو ایسا کرے گا نہیں۔ اس مسئلہ کو امکان کذب سے تعبیر کیا جاتا ہے بریلوی چونکہ اللہ کی قدرت پر ایمان نہیں رکھتے اور اللہ کی تمام تر

مانتے ہیں لہٰذا وہ اللہ کو عاجز سمجھتے ہیں العیاذ باللہ۔ پھر ظلم تو دیکھئے کہ اسی عبارت میں حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ:

وعدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحانہ مے شمارند

یعنی عدم کذب (جھوٹ نہ بولنا) اللہ تعالیٰ کے کمالات میں سے ہے

لیکن ان سب کے باوجود یہ کہنا کہ معاذ اللہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ یہ فرمارہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے معاذ اللہ کس قدر انصاف و دیانت کا خون ہے۔ اس مسئلہ کی مزید تفصیل حضرت امام اہلسنت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "تنقید متین بر تفسیر نعیم الدین" اور الجہد المقل" میں ملاحظہ فرمائیں۔ جو ہماری ویب سائٹ سے آپ کو مل جائے گی۔

رضاخانیوں ہم نے تمہارا حوالہ غلط ثابت کر دیا اب اگر غیرت ایمانی ہے تو لاؤ پانچ لاکھ روپے کا چیک اور عمرے کا ٹکٹ

شرم ۔۔۔۔۔۔ شرم ۔۔۔۔۔۔۔ شرم۔

رضاخانیوں ہم نے تمہارا دیا گیا پہلا حوالہ ہی غلط ثابت کر دیا اب اگر غیرت ایمانی ہے تو لاؤ پانچ لاکھ روپے اور عمرے کا ٹکٹ

گستاخی نمبر 2 — نماز میں نبی ﷺ کا خیال بیل گدھے کے خیال سے بُرا ہے۔ العیاذ باللہ

(نماز میں شیخ یا اس جیسے بزرگوں خواہ جناب رسالت مآب ﷺ ہی ہوں۔ کی طرف اپنی ہمت (توجہ) کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں مستغرق ہونے سے زیادہ بُرا ہے۔

(صراط مستقیم مولوی اسماعیل دہلوی ص 118، مطبوعہ ادارہ نشریات اسلام، لاہور)
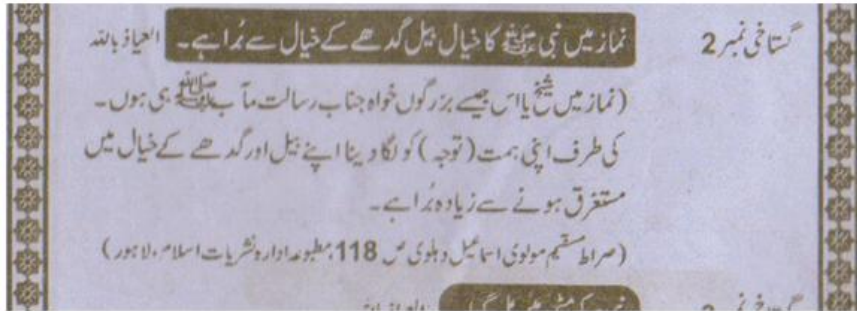
رضاخانیوں کی اس عبارت میں بھی شرمناک خیانت

اصل میں قارئین کرام یہاں بھی رضاخانیوں نے اپنے دجل و فریب کا مظاہرہ کرتے ہوئے سیاق و سباق سے بات کو کاٹ کر پیش کیا ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ یہ کتاب حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف یا تصنیف نہیں ہے بلکہ حضرت شید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کا مجموعہ ہے جیسا کہ خود سرورق پر موجود ہے اور اس میں کہیں کہیں حضرت شاہ عبد العزیزؒ اور حضرت مولانا عبد الحئی لکھنویؒ کے ملفوظ بھی ہیں۔ پس ان سب کے باوجود علی الّعین ان کو حضرت شاہ صاحبؒ کی تصنیف کہنا بدترین دجل و فریب ہے جو رضاخانی امت کا اصل سرمایہ ہے۔ دوسری بات یہ کہ یہ پوری اور طویل ترین عبارت "صراط مستقیم کی صفحہ ۹۵ سے شروع ہو کر ۹۷ پر ختم ہوتی ہے۔ مگر رضاخانیوں کے ایمان کی داد دیجئے کہ کس طرح سیاق سباق کو چھوڑ کر ایک نامکمل عبارت نقل کرتے ہیں اور اس میں بھی اپنی طرف سے پیوند لگا دیتے ہیں۔ اصل میں حضرت شاہ صاحبؒ یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نماز کو صحیح معنوں میں نماز بنا لیا جائے اس میں قصد او ارادۃ اللہ کی تعظیم و اجلال ہی مقصود ہو اور شیطان کے تمام حربوں کو ناکام کر دیا جائے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ تو اللہ کی عبادت ایسا کر جیسا کہ تو اللہ کو دیکھ رہا ہے اگر ایسا نہیں تو گمان کر کہ گویا وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس پر حضرت شاہ صاحب فرمارہے ہیں کہ جان بوجھ کر نماز کے اندر اپنے شیخ یا نبی پاک ﷺ کا خیال لانا برا ہے کہ ان کی تعظیم کی وجہ سے رب کی عبادت میں اخلاص نہ رہا اور غیر کی شرکت ہوگئی بلکہ یہ تو گاؤ خر کا خیال لانے سے بھی برا ہے کہ ان کی طرف کسی کا دھیان نہیں جاتا لیکن چونکہ حضور ﷺ یا شیخ کے ساتھ ایک قلبی لگاؤ ہوتا ہے اس لئے دل انہی کی طرف چمٹ جاتا ہے۔ قارئین غور فرمائیں آخر اس میں کونسی ایسی بات ہوگئی جس سے گستاخ رسول ﷺ لازم آرہی ہے کیا اللہ کی عبادت میں کسی کو شریک کرنا ادب کہلاتا ہے۔۔؟؟ پھر عبارت میں

''ہمت'' کا ترجمہ ''توجہ'' کرنا انتہائی شرمناک خیانت ہے اصل میں یہ کتاب تصوف کی باریکیاں بیان کرنے کیلئے لکھی گئی ہے اور صوفیاء کے ہاں شغل برزخ، شغل رابطہ اور صرف ہمت ایک خاص اصطلاح ہے وہ یہ کہ اپنی توجہ شیخ کی طرف یکسو کرنے کیلئے ہر قسم کے خیالات اور خطرات سے اپنے دل اور ذہن کو خالی کر کے صرف اور صرف اپنے شیخ ہی کی صورت کو دلجمعی اور یکسوئی کے ساتھ اس انداز سے پیش آنا کہ گویا وہ سامنے حاضر ہے اور اس کے علاوہ کسی چیز کی طرف دھیان نہ ہو پس اگر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نماز میں اس قسم کی توجہ سے روکتے ہیں تو آخر اس میں کونسی قباحت ہے؟۔ بلکہ یہ تو عین عبادت ہے۔ اس کو مثال سے سمجھئے ایک شخص عدالت میں کھڑا ہو یا کسی مجسٹریٹ کے سامنے بیان دے رہا ہو اور وہ بجائے اس کو دیکھنے کے یا اس کے سامنے بات کرنے کے قصداً ادھر ادھر دیکھ رہا ہو تو ممکن ہے کہ اس پر توہین عدالت کا مقدمہ چلایا جائے پس جب دنیا کے ایک عام حاکم کی عدالت کا یہ ادب واحترام ہے تو پھر احکم الحاکمین کی عدالت کے کیا کہنے۔ پھر یہاں گاؤ اور خر سے علی التعیین بیل اور گدھا مراد لے کر قائل کی مراد کے خلاف خواہ مخواہ بیل اور گدھے سے شیخ اور حضور ﷺ کا تقابل کروا کر محض عوام کے جذبات کو ابھارنا ہے اور بدترین خیانت بھی ہے۔ بلکہ اس میں عموم ہے کہ اگر چیز مراد ہے کہ جس کو نماز میں جان بوجھ کر اس طرح لانا کہ اللہ کی ذات کی طرف سے توجہ ہٹ جائے۔

اور پھر خود حضرت شاہ صاحب اس عبارت میں اس کی بھی وضاحت کرتے ہیں کہ اگر ملائکہ یا شیخ یا ارواح و نبی اکرم ﷺ کا خیال خود بخود دل میں آجائے تو وہ گناہ نہیں بلکہ وہ تو ان عبادتوں کا ثمرہ ہے۔ کہ جس کا نتیجہ سامنے ظاہر ہو گیا۔ اس ساری تفصیل کے بعد حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر توہین رسول ﷺ کا الزام کس قدر انصاف و دیانت کا خون ہے۔

انصاف۔۔۔۔ انصاف۔۔۔ انصاف

رضاخانیوں ہم نے تمہارا دوسرا حوالہ بھی غلط ثابت کر دیا اگر ہمت ہے تو لاؤ اپنا انعام

(صراط مستقیم مولوی اسماعیل دہلوی ص 118، مطبوعہ ادارہ نشریات اسلام، لاہور)

گستاخی نمبر 3 — نبی مر کر مٹی میں مل گیا۔ العیاذ باللہ

(جھوٹی حدیث گھڑی کہ) نبی پاک ﷺ نے فرمایا میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔

(تقویۃ الایمان مولوی اسماعیل دہلوی ص 61 مطبع فاروقی، دہلی)
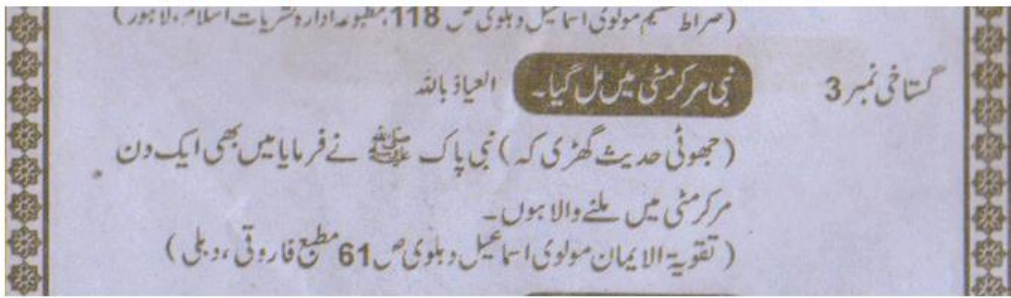
حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر جھوٹی حدیث گھڑنے کا منہ توڑ جواب

قارئین کرام رضاخانیوں نے مظلوم حضرت شاہ اسمعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ پر یہ الزام لگایا ہے کہ انھوں نے جھوٹی حدیث گھڑی ہے معاذ اللہ حالانکہ جو حدیث انھوں نے نقل کی وہ حضرت قیس بن سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے اور مشکوۃ باب عشرۃ النساء میں موجود ہے۔ اب بجائے ہم اس پر مزید دلائل دیتے کہ خود اس فرقے کے بانی مولوی احمد رضا خان کی کتاب کے اصل سکین دیتے ہیں جس میں انھوں نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذکر کردہ حدیث کو بعینہ نقل کیا ہے اور اس کا ترجمہ بھی ساتھ دیا ہے۔
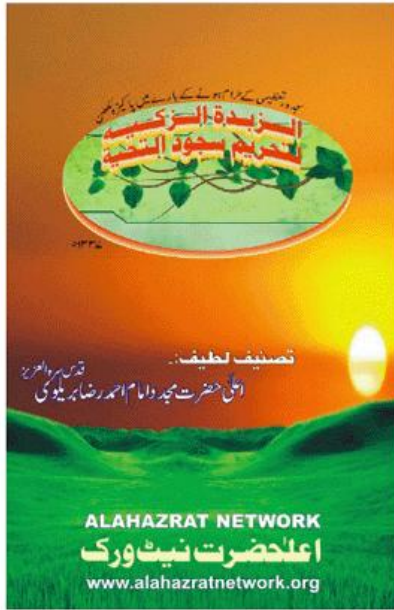
الزبدة الزكية لتحريم سجود التحية (33)

وہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری عمل تھا نبی کا احتمال سمجھا اور سجدہ نہ کیا صرف اجازت چاہی تو ممانعت فرمائی گئی۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب (۳۹)

حدیث نمبر16:۔

عن قيس بن سعد رضي الله عنه قال اتيت الحيرة فرايتهم يسجدون لمرزبان لهم فقلت رسول الله صلى الله عليه وسلم احق ان يسجد له فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت انى اتيت الحيرة فرايتهم يسجدون لمرزبان لهم فانت رسول الله صلى الله عليه وسلم احق يسجد لك قال ارايت لو مررت بقبرى اكنت تسجد له قلت لا قال فلا تفعلوا لو كنت امرا احدا ان يسجد لاحد لامرت النساء ان يسجدن لازواجهن لما جعل الله لهم عليهن من الحق

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حیرہ (ایک مقام) میں گیا تو لوگوں کو دیکھا کہ اپنے شہریار کو سجدہ کرتے ہیں میں نے سوچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کے زیادہ مستحق ہیں چنانچہ حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ میں حیرہ گیا تو وہاں کے لوگ اپنے شہریار کو سجدہ کرتے ہیں تو یا رسول اللہ ﷺ! آپ اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتاؤ اگر تم میری قبر کے پاس سے گزرو تو اسے بھی سجدہ کرو گے میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو ایسا نہ کرو اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں، کیونکہ ان کو ان عورتوں پر حق ہے۔

بولو بریلویوں اگر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کوئی جھوٹی حدیث گھڑی ہے تو یہی حدیث تمہارے مجدد نے بھی اپنی کتاب میں ذکر کی ہے اور حضور ﷺ کی حدیث ہے کہ جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے ۔۔اب خود ہی اپنے فتوے کی رو سے اپنے مجدد کے مقام کا تعین کر لو۔۔۔

انہی کی مطلب کی کہہ رہا ہوں زباں میری بات ان کی

انہی کی محفل اجاڑ رہا ہوں چراغ میرا رات ان کی

قارئین کرام اس عبارت کو نقل کرنے میں بھی رضاخانیوں نے اسی دجل وفریب کا مظاہرہ کیا ہے جو انہیں اپنے ''اعلیٰ حضرت'' سے ورثہ میں ملا ہے۔اصل میں حضرت شاہ صاحبؒ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد اس کا مطلب وتشریح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں''۔اور ان الفاظ کا اس حدیث کے ساتھ گہرا تعلق وربط ہے اور ان میں غیر اللہ کو سجدہ نہ کرنے کی علت بیان کی گئی ہے کہ جو مر کر مٹی میں دفن ہونے والا ہو اس کو سجدہ روا نہیں سجدہ صرف اسی کو ہوسکتا ہے جو ہمیشہ زندہ ہو اور اس پر کبھی موت طاری نہ ہو اور وہ ذات بجز پروردگار کے کسی کی نہیں۔اب یہاں جو مٹی میں ملنے والا ہوں اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ ﷺ کا جسم مبارک مٹی ہو جائے گا معاذ اللہ بلکہ مطلب یہ کہ مٹی کے ساتھ متصل ہونا یعنی مٹی سے مل جانا چونکہ مردہ کو چاروں طرف سے مٹی احاطہ کر لیتی ہے اور نیچے مردہ کی مٹی سے جسد مع کفن ملاحق ہوتا ہے یہ مٹی میں ملنا ہے اور مٹی سے ملنا کہلاتا ہے۔﴿ماخوذ از فتاوی رشیدیہ﴾۔

اگر رضاخانی ٹولہ یہ اعتراض کرنے سے پہلے صرف اردو لغت ہی کی کتابیں دیکھ لیتا تو اس اعتراض کی نوبت نہ آتی لیکن اگر اعتراض نہ کریں تو

منکوں جیسے پیٹوں کا خرچہ کہاں سے آئے گا۔ اردولغت میں لفظ ''ملنا'' کے متعدد معنی آتے ہیں سیاق وسباق اور تأمل کے منشاء اور نظر یہ کو ملحوظ رکھ کر ہر مقام پر اس کا مناسب معنی لیا جائے گا۔ ''نور اللغات'' میں ملنا کے معنی لکھے ہیں، پیوستہ ہونا، لاحق ہونا، چسپاں ہونا، ایک ذات ہونا (ج ۴ ص ۶۳۲)، جامع اللغات میں ہے دفن ہونا، مٹی میں پڑنا (ج ۲ ص ۵۶۵) منیر اللغات میں ہے، خاک میں ملنا، دفن ہونا (ص ۹۰)۔ ﴿بحوالہ عبارات اکابر ص ۸۷﴾۔

غرض یہ عبارت بالکل صاف ہے اس میں کوئی اعتراض والی بات نہیں ہاں اگر کوئی شخص زبردستی اعتراض کشید کرنا چاہے تو معاذ اللہ قرآن کریم میں بھی اس طرح کے واضح اعتراض نظر آسکتے ہیں اور کفار مکہ کو نظر آتے بھی رہے ہیں۔

رضا خانیوں ہم نے تمہارا دوسرا حوالہ بھی غلط ثابت کر دیا اگر ہمت ہے تو لاؤ اپنا انعام

قارئین کرام یہ تو تھا رضا خانیوں کا دجل وفریب اب ذرا اس فرقے کے بانی مولوی احمد رضا خان کا فتوی بھی پڑھ لیں کہ وہ کیا فتوی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق دیتے ہیں

حضرت شاہ اسمعیل شہیدؒ مسلمان ہیں اور علماء ان کو کافر نہ کہیں

مولوی احمد رضا خان صاحب کا فتوی

قارئین کرام یہ بات آپ سب جانتے ہیں کہ حضور ﷺ کی شان میں ادنی سی گستاخی کرنے والا بھی کافر ہے اور بعض فقہاء کے نزدیک تو اس کی توبہ بھی قبول نہیں چنانچہ خود مولوی احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں:

جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اس کے عذاب یا کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔ ﴿تمہید ایمان ص ۳۷﴾

پس اگر حضرت شاہ صاحبؒ کی ان عبارات میں کسی قسم کی توہین ہے مولوی احمد رضا خان کے فتوے کی رو سے معاذ اللہ وہ کافر ہیں اور جو ان کے کفر میں شک کرے یا ان کو کافر نہ مانے وہ بھی کافر ہے۔ لیکن اب مولوی احمد رضا خان کا فتوی بھی پڑھ لیں:

اور امام الطائفہ اسمعیل دہلوی کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمارے نبی ﷺ نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع کیا ہے ﴿تمہید ص ۵۴﴾

علمائے محتاطین انھیں (یعنی حضرت شاہ صاحبؒ۔ ازناقل) کو کافر نہ کہیں کہ یہی صواب ہے اور اسی پر فتوی ہے اور یہی میرا مذہب ہے اور اسی پر اعتماد ہے اور اسی میں سلامتی اور سید ھا رستہ ہے۔

اللہ اکبر پس اگر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ واقعی گستاخ رسول ﷺ ہیں تو سب سے بڑا گستاخ رسول ﷺ اور کافر آپ کے اعلحضرت ہیں پہلے ان پر کفر کا فتوی لگاؤ جو حضرت شاہ صاحب کو مسلمان جانتے ہیں اور خود کہتے ہیں کہ گستاخ رسول ﷺ کی تکفیر نہ کرنے والا خود کافر ہے۔ اب یا تو تسلیم کرو کہ ان عبارات میں گستاخی نہیں یا اپنے اعلحضرت کیلئے جہنم میں کوئی پلاٹ خالی کرواؤ۔

کیا خوب کے غیر پردہ کھولے   جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

اے شہید تیری قبر پر کروڑوں سلام کہ جب تو زندہ تھا تب بھی دین کے دشمنوں کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار تھا اور آج بھی تو دین کے دشمنوں سے اسی طرح مقابلہ کر رہا ہے۔ یہ حضرت شاہ صاحب کی زندہ جاوید کرامت ہے کہ جو ان پر کفر کے فتوے لگانے چلے آج ان کے اپنے اعلحضرت کفر کی اس دلدل

مندرجہ بالا عبارت بعینہ حفظ الایمان میں دکھانے والے رضاخانی کو دس لاکھ روپے کا انعام ہے کوئی مولوی احمد رضاخان کا روحانی فرزند جو میدان مارلے

قارئین کرام ''حفظ الایمان'' حضرت حکیم الامت کا ایک مطبوعہ فتوی ہے جس میں تین سوالوں کا جواب ہے۔ پہلا سوال سجدہ تعظیمی کے متعلق ہے دوسرا طواف قبور اولیاء کے متعلق۔ اور تیسرا سوال ایک شخص جس کا فرضی نام زید ہے آنحضرت ﷺ کو عالم الغیب بواسطہ کے اعتبار سے کہتا ہے۔ اس کا یہ عالم الغیب کہنا کیسا ہے۔؟ حضرت حکیم الامتؒ جواب دیتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو عالم الغیب کہنا جائز نہیں اور اس کی دو دلیلیں بیان کی ہیں۔ پہلی دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ عام طور پر شریعت کے محاورات میں عالم الغیب اسی کو کہا جاتا ہے جس کو غیب کی باتیں بلا واسطہ اور بغیر کسی کے بتلائے معلوم ہوں اور یہ شان محض اللہ تعالی کی ہے۔ لہذا مخلوق پر اس کا اطلاق شرک کی وجہ سے ممنوع ہوگا۔ پھر اسی مضمون کو قرآن وحدیث سے ثابت کرنے پر اس دعوے پر دوسری دلیل یوں قائم فرماتے ہیں۔ ذرا غور سے پڑھئے:

پھر یہ کہ آپ کی ذات پر علم غیب کا حکم کیا جانا ۔ یعنی آنحضرت ﷺ کو عالم الغیب کہنا اگر بقول زید (رضاخانی) صحیح ہو تو دریافت طلب امر اسی زید سے یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہیں یا کل غیب ۔ یعنی یہاں اس میں کلام نہیں کہ آنحضرت ﷺ کو کس قدر علوم غیبیہ عطا فرمائے گئے نہ یہاں اس کی بحث ہے بلکہ مولانا اس لوگوں سے دریافت کرتے ہیں جو آنحضرت ﷺ کو عالم الغیب کہتے ہیں اور کہنا جائز سمجھتے ہیں کہ اے عقل کے دشمنوں ذرا یہ تو بتلاؤ کہ تم جو آنحضرت ﷺ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا اطلاق کرتے ہو اس لفظ غیب سے تمہاری کیا مراد ہے کل یا بعض۔ اگر بعض مراد ہے تو اس عالم الغیب میں حضور ﷺ کی کیا تخصیص ایسا بعض علم غیب کہ کسی کے عالم الغیب کہنے کیلئے جس کی ضرورت تم سمجھتے ہو یعنی مطلق بعض مغیبات کا علم تو زید عمر بلکہ ہر صبی مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے تو چاہئے کہ تمہارے اصول پر سب کو عالم الغیب کہا جائے اس لئے کہ تمہارے ہاں عالم الغیب کہنے کیلئے اتنا کافی ہے کہ کسی کو غیب کی کسی بات کا علم ہو اور ان حقیر چیزوں کو بھی بعض مغیبات کا علم ضرور ہے کم از کم اللہ کی ذات ہی کا ہے کہ وہ بھی منجملہ مغیبات کے ہے۔ پھر آگے ہی فرماتے ہیں کہا گر یہ زید کہے کہ ہاں میں سب کو کہوں گا تو پھر عالم الغیب ہونے کو منجملہ حضور ﷺ کے کمالات میں کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں ہر انسان شامل ہو اور اگر وہ اس کا التزام نہیں کرتا تو وجہ فرق بتانا لازم ہے۔ اب اصل عبارت ملاحظہ ہو:

پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ کی کیا تخصیص ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو حاصل ہے۔

قارئین کرام اس عبارت پر بھی غور فرمائیں اور رضاخانیوں کے دجل وفریب پر بھی کیا اس میں کہیں حضور ﷺ کے علم کو جانوروں کے برابر بتلایا گیا ہے جس طرح رضاخانیوں نے اپنے اشتہار میں پیش کیا؟ بلکہ وہ تو رضاخانیوں کو اس برابری سے روک رہے ہیں۔ اور خود جب یہ بات اسی انداز میں حضرت حکیم الامتؒ کے سامنے پیش کی گئی تو انھوں نے واضح اعلان شائع کیا کہ ان کے قلب میں بھی کبھی ایسا خبیث مضمون نہیں گزرا اور ایسا سمجھنے والوں کو وہ کافر مانتے ہیں۔ ۔ اس کے بعد بھی یہ کہنا کہ حضرت تھانویؒ نے حضور ﷺ کے علم کو جانوروں کے برابر بتایا۔ ۔ کس قدر انصاف کا خون ہے۔

باقی اس عبارت پر تفصیلی گفتگو پڑھنے کیلئے ''فتح بریلی کا دلکش نظارہ'' پڑھیں جو حضرت مولانا منظور نعمانی صاحبؒ کا مناظرہ ہے حفظ الایمان کی اسی عبارت پر جو تین دن تک بریلی میں بریلویوں کے شیخ الحدیث مولوی سردار احمد کے ساتھ رضاخانیوں کے گڑھ ''مدرسہ منظر اسلام بریلی'' میں ہوا۔ اور حفظ الایمان بھی ہماری سائٹ پر موجود ہے وہاں ان سب مغالطوں کا جواب ہے آپ حضرات یہ دونوں کتابیں ڈاؤنلوڈ کر کے مطالعہ فرمالیں۔

رضاخانیوں ہم نے تمہارا حوالہ غلط ثابت کردیا اگر ہے کچھ غیرت ایمانی تو لاؤ پانچ لاکھ روپے

براھین قاطعه کی عبارت میں شرمناک خیانت کا مظاھرہ

گستاخی نمبر 7

نبی کے علم سے شیطان کا علم زیادہ ہے۔

شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین (ساری زمین کا علم) کا فخر عالم ﷺ کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کا یہ علم وسعت نص (قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ فخر عالم ﷺ کے علم کیلئے کوئی ثبوت نہیں۔

(براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی ورشید احمد گنگوہی ص 55 دارالاشاعت کراچی)
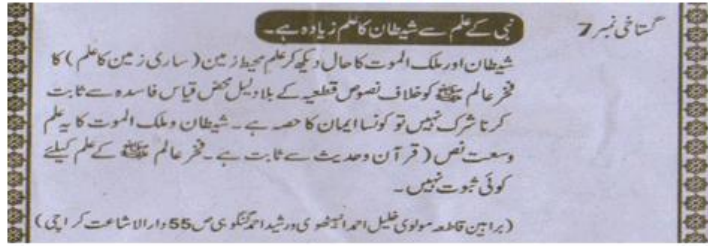
مندرجه بالا عبارت بعینه براهین قاطعه میں دکھانے والے رضاخانی چمگادڑ کو دس لاکھ روپے کا انعام..ھے کوئی رضاخان ماں کا لعل جو میدان مارلے۔

قارئین کرام اس عبارت میں بھی دیگر عبارتوں کی طرح شرمناک خیانت کی گئی ہے پہلے اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں پھر انشاء اللہ اس کی وضاحت کی جائے گی:

الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے؟ شیطان ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ ﴿براہین قاطعہ ص ۵۵﴾

خط کشیدہ عبارت کو ملاحظه فرمائے اس کی جگه بریلوی کے خوف خدا سے عاری مولوی یه عبارت لکھتے هیں فخر عالم ﷺ کے علم کیلئے کوئی ثبوت نہیں **..نعوذ بالله...شرم...شرم..شرم**

بریلویوں بتاؤیه عبارت براهین قاطعه میں کهاں لکھی هوئی هے..؟؟؟تم ایمان نگل جاؤ..اگر غیرت بیچ کر اس کا حلوه نهیں کھا گئے تو لاؤ پانچ لاکه روپے اور عمرے کا ٹکٹ۔

اس باب میں اصل گستاخ مولوی عبدالسمیع رامپوری ہے

اصل میں مولوی عبدالسمیع رامپوری نے بدعات کے دفاع میں ایک کتاب لکھی ''انوار ساطعہ'' کے نام سے جسے بدعات وخرافات کا انسائیکلو پیڈیا کہا جاسکتا ہے بریلویوں نے بعد میں بدعات کے دفاع میں جتنی بھی کتابیں لکھیں ان سب کا اصل ماخذ یہی کتاب ہے۔ اس کتاب کا جواب حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری ثم مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتاب ''براہین قاطعہ'' کے نام سے لکھا۔ جو آج تک لاجواب ہے بریلوی اس میں ذکر کردہ براہین کا تو کوئی جواب نہیں دے سکے البتہ اس کتاب کی شہرت سے پریشان ہوکر اور مصنف کو بدنام کرنے کیلئے یہ پروپگینڈا کردیا کہ اس میں معاذ اللہ ثم معاذ اللہ شیطان کے علم کو حضور ﷺ سے زیادہ مانا گیا ہے۔ استغفر اللہ۔۔ اصل وجہ یہ ہے کہ مولوی عبدالسمیع رامپوری نے اس کتاب میں ایک جگہ حضور ﷺ کو حاضر وناظر ثابت کرنے کیلئے حضور ﷺ جیسی مقدس ہستی کو شیطان پر قیاس کیا اصل عبارت ملاحظہ ہو:

اصحاب محفل میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک ناپاک مجالس مذہبی وغیرہ میں حاضر ہونا رسول اللہ کا نہیں دعوی کرتے ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے بھی زیادہ تر مقامات پاک ناپاک کفر غیر کفر میں پایا جاتا ہے۔

﴿انوار ساطعہ، ص ۳۵۹، ضیاء القرآن پبلیکیشنز﴾۔

قارئین کرام غور فرمائیں اس شیطانی اور ابلیسی قیاس میں خود مولوی عبد السمیع رامپوری یہ کہتا ہے کہ شیطان بہت سی جگہ پر حاضر وناظر ہوتا ہے اس لئے حضور ﷺ بھی حاضر وناظر ہیں پھر تاسف بالا تاسف یہ کہ جتنے مقامات پر حضور ﷺ کو حاضر وناظر ہونا تسلیم کرتے ہیں اس سے زیادہ تر مقامات میں شیطان کا حاضر ہونا مانتے ہیں گویا جتنے مقامات کا علم حضور ﷺ کو ہے اس سے زیادہ نہیں بلکہ زیادہ تر (عبارت کے الفاظ یہ ہیں اس سے زیادہ تر۔۔الخ) مقامات کا علم شیطان و ابلیس کیلئے تسلیم کرتے ہیں لیکن خدا برا کرے کہ مولوی احمد رضا خان اور ان کے اذناب کا کہ یہ الزام حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ کے سر تھوپتے ہیں کہ وہ شیطان کا علم معاذ اللہ زیادہ بتاتے ہیں۔انصاف۔۔انصاف۔۔انصاف۔حضرت مولانا مرحوم نے اس شیطانی قیاس کا تفصیلی جواب دیا جو تین صفحات پر مشتمل ہے یہاں اس کی تفصیل کی گنجائش نہیں آپ حضرات خود ہی اصل کتاب میں ملاحظہ فرمالیں ہم صرف خلاصہ پیش کردیتے ہیں:حضرت مولانا مرحومؒ اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ:

(۱) حضور ﷺ کیلئے ہر جگہ حاضر وناظر ہونا ثابت کرنا عقیدے کے باب سے ہے اور عقیدہ قیاس سے ثابت نہیں ہوتا بلکہ خبر واحد سے بھی ثابت نہیں ہوتا اس کیلئے نص قطعی کی ضرورت ہے۔مگر مولوی عبد السمیع صاحب نے ایسا نہیں کیا لہٰذا ان کا دعوی کب قابل التفات ہوسکتا ہے۔

(۲) حضور ﷺ کیلئے ہر جگہ حاضر وناظر ہونا خود قرآن کریم اور احادیث وفقہ حنفیہ کے خلاف ہے (اس کی تفصیل کیلئے امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحبؒ کی کتاب ''تبرید النواظر'' کا مطالعہ کریں جو ہماری سائٹ پر موموجود ہے)۔اور بطور اختصار دو احادیث اور فقہ حنفی کی مشہور کتاب ''بحر الرائق'' کا حوالہ پیش کیا۔لہٰذا ایسا دعوی بالکل مردود ہے۔

(۳) مسلمان فاسق ہی کیوں نہ ہو شیطان سے افضل ہے اور خود مولف انوار ساطعہ مولوی عبد السمیع صاحب بھی انسان ہونے کی وجہ سے شیطان سے افضل ہیں تو مولف اپنے قائم کردہ قیاس کی رو سے اپنے لئے ہی شیطان سے زیادہ علم غیب اور ہر جگہ حاضر وناظر ہونا ثابت کردے جب ایسا نہیں تو اس قیاس کی کیا وقعت ہوسکتی ہے اور کس طرح اس سے حضور ﷺ کے حاضر وناظر ہونے کو ثابت کیا جاسکتا ہے۔پھر بطور اتمام حجت مولانا مرحوم آخر میں مولوی عبد السمیع رامپوری کے اس بے بنیاد قیاس اور اس کی پیش کردہ احادیث (جن سے قیاس کرکے بزعم خویش شیطان کو حاضر وناظر ثابت کیا گیا تھا) ان مسلمات کو پیش نظر رکھ کر جن میں مولوی عبد السمیع صاحب شیطان کیلئے حضور ﷺ سے زیادہ تر مقامات کا علم ثابت کررہے تھے یوں گرفت کرتے ہیں؛

الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے؟ شیطان ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

غور فرمائیں آخر اس میں کونسی گستاخی ہے بلکہ بریلویوں کی اس گستاخی کا جواب دیا گیا ہے اور پھر لطف کی بات یہ کہ حضرت مولانا مرحومؒ ''علم محیط زمین'' کا جملہ تحریر فرماتے ہیں اور اللہ کی شان کہ خود بریلویوں نے بھی اپنے اشتہار میں بریکیٹ میں یہی لکھا ہے،صاف بتارہے ہیں کہ بحث صرف علم روئے زمین کی ہے مطلق علم کی نہیں اور نہ علوم عالیہ کمالیہ کہ جس پر انسان کی فضیلت کا دارومدار ہو۔

مگر داد دیجئے بریلویوں کو کہ وہ اپنے مولوی سے یہ نہیں پوچھتے کہ تم حضور ﷺ کے مقابلے میں شیطان کو کیوں لاتے ہو اور شیطان کو حضور ﷺ سے زیادہ تر مقامات پر حاضر وناظر تسلیم کرکے حضور ﷺ سے زیادہ تر علم کیوں مانتے ہو مگر وہ الٹا مولانا مرحوم رحمۃ اللہ علیہ پر برس پڑے۔۔افسوس۔۔افسوس۔۔اس عبارت کی مزید تفصیل ''فیصلہ کن مناظرہ''،''عبارات اکابر''،اور خود ''براہین قاطعہ'' جسے دار الاشاعت والوں نے شائع کیا ہے کے صفحہ ۲۸۱ سے لیکر ۳۳۵ پر موجود ہے۔وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

گستاخی نمبر 8

ذکر شہادت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محرم کی سبیل حرام ہے۔

"محرم میں ذکر شہادت حسین رضی اللہ عنہ کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو سبیل لگانا، شربت پلانا، چندہ سبیل اور شربت میں دینا، دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض (شیعہ) کی وجہ سے حرام ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ مولوی رشید گنگوہی دیوبندی ص 139 مکتبہ رحمانیہ، لاہور)

قارئین کرام مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ اس میں آخر کونسی غلط بات ہے اگر رضاخانیوں کو کبھی فقہ کی کتابیں دیکھنے کی توفیق نہیں ہوئی تو اعتراض کیوں کرتے ہیں۔ اس فتویٰ میں حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ مطلقاً حضرت امام حسینؓ کے ذکر کو حرام و نامناسب قرار نہیں دے رہے ہیں۔۔ بلکہ خود فرما رہے ہیں کہ ماہ محرم میں چونکہ روافض کے ساتھ اس کی تشبیہ آتی ہے اس لئے جائز نہیں حضور ﷺ کی حدیث ہے کہ جو جس قوم کی تشبیہ اختیار کرے گا قیامت میں انہی کے ساتھ ہوگا۔ کیا بریلویوں کو علم نہیں کہ اسلام میں کبھی مطلق کا حکم کچھ اور ہوتا ہے اور مقید کا کچھ اور۔ دیکھیں نماز پڑھنا سب سے بڑی عبادت ہے مگر زوال اور طلوع کے وقت حرام ہے کہ یہودیوں اور شیطان سے مشابہت لازم آتی ہے۔۔ اپنی بیوی سے جماع حلال ہے مگر حیض میں حرام۔۔ اپنی خریدی ہوئی بکری کا گوشت حلال ہے مگر چوری کی بکری کا ناجائز۔ اسی طرح محرم کے خاص ماہ میں حضرت حسینؓ کی ذکر کی محافل سجانا اور سبیلیں لگانا نہ صرف تشبہ بالروافض کی وجہ سے ناجائز ہے بلکہ بدعت ہونے کی وجہ سے بھی حرام ہے۔ لیکن اس سے بریلویوں کو دکھ اس لئے ہوا کہ اس طرح محرم میں ان کے مٹکوں جیسے پیٹوں میں حلیم کی پلیٹیں اور شربت کی دیگیں انڈیلی جاتی تھیں اس پر زد پڑتی ہے۔۔ اور کیوں نہ ہو کہ جن کے امام مرتے وقت پورے عثمانیہ ریسٹورینٹ کا مینیو لکھوا کر جاتے ہیں (دیکھئے وصایا شریف) انھیں اس قسم کے فتووں سے ضرور تکلیف ہوگی۔

میلاد میں امام حسینؓ کا ذکر جائز نہیں مولوی احمد رضا خان کا فتویٰ

کسی نے مولوی احمد رضا خان سے سوال کیا کہ "مجلس میلاد شریف میں بعد بیان میلاد شریف ذکر شہادت امام حسینؓ اور واقعات کربلا پڑھنا جائز ہیں یا نہیں۔؟ اس کا جواب دیتے ہیں:

علمائے کرام نے مجلس شریف میں ذکر شہادت سے منع فرمایا ہے کہ وہ مجلس سرور ہے ذکر حزن مناسب نہیں ﴿احکام شریعت ص ۱۶۶﴾

بولو رضاخانیوں اپنے امام پر کیا فتویٰ ہے وہ تو محفل میلاد میں بھی حضرت امام حسینؓ کے ذکر کو ممنوع قرار دے رہے ہیں اور اگر حضرت گنگوہیؒ روافض کی تشبیہ کی وجہ سے محرم میں اس سے منع فرما دیں تو تمھیں اعتراض کیوں۔۔؟؟۔

گستاخی نمبر 9

شہید کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ غلطی پر تھے۔

"رشید ابن رشید (نامی کتاب) میں یزید پلید کو (امیر المومنین حضرت سیدنا یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جیسے القابات سے نوازا گیا ہے اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو حکومت کا طلب گار اور غلطی پر لکھا ہے۔

(رشید ابن رشید، مصنف ابو یزید محمد دین دیوبندی مطبوعہ لاہور)

نوٹ:۔ بانی جماعت اسلامی مولانا مودودی سمیت بڑے بڑے وہابی دیوبندی مولویوں نے رسوائے زمانہ کتاب کی تصدیق کی ہے اور اس کتاب پر ان کے دستخط موجود ہیں۔

اس کتاب کا علم ہمیں نہیں اور نہ ان کے مصنف کا ہمیں علم ہے آپ وضاحت فرمائیں کہ کون کون سے بڑے علماء نے اس کی تصدیق کی ہے۔ لیکن اب تک کہ آپ کے تمام حوالوں میں بدترین خیانت پائی گئی ہے۔ اس لئے امید یہی ہے کہ اس عبارت میں بھی اسی قسم کی خیانت ہوگی۔

حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو پانچ لاکھ نقد اور عمرہ کا ٹکٹ دیا جائے گا۔

الحمد للہ ہم نے آپ کے تمام حوالہ جات غلط ثابت کر دئے اور یہ ثابت کر دیا کہ آپ کے حوالوں میں شرمناک خیانت کی گئی ہے اور ان سے غلط معنی کشید کیا گیا ہے۔اب اگر یہ صرف دکھانے کیلئے ہاتھی کے دانت نہیں ہیں۔۔اور کچھ حیاء باقی ہے اور واقعی اپنے قول میں سچے ہوتو لاؤ اپنا انعام اور عمرے کا ٹکٹ۔۔

یہ چند گستاخانہ عقائد بطور نمونہ آپ کے سامنے رکھے ہیں۔مزید تفصیل کیلئے علمائے اہلسنت کی مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ ضرور کریں۔ (۱) زلزلہ ،(۲) تبلیغی جماعت، (۳) وھابی مذہب،(۴) دیوبندی مذہب،(۵) جاءالحق۔

مولوی ارشد القادری کی کتاب ''زلزلہ'' کا جواب پڑھنے کیلئے اور اس کا دجل وفریب دیکھنے کیلئے مطالعہ کریں کتاب ''دھماکہ'' اور ''بریلوی فتنے کا نیا روپ''، جو آپ کو ہماری سائٹ پرمل جائے گی۔تبلیغی جماعت کے جواب میں مطالعہ کریں مضمون ''گرین چینل والوں کی منافقت'' جو آپ کو ہمارے فورم پرمل جائیگا۔ضلع چشتیاں کے رہنے والے مجہول النسب مولوی غلام مہر علی کی دل آزار کتاب ''دیوبندی مذہب'' کا منہ توڑ اور دندان شکن جواب پڑھنے کیلئے مطالعہ کریں ''بریلوی مذہب بجواب دیوبندی مذہب'' اور اس کتاب کے ردعمل میں لکھی جانے والی کتاب ''رضاخانی مذہب'' کا بھی ضرور مطالعہ کریں۔جاءالحق کا جواب پڑھنے کیلئے مطالعہ کریں ''ازالۃ الریب'' ،''تبرید النواظر''، اور ''راہ سنت''۔

رضاخانی مذہب کے گستاخانہ عقائد

نالۂ بلبل شید اتو سنا ہنس ہنس کر   اب جگر تھام کر بیٹھو کہ میرا نمبر آیا

قارئین کرام بریلویوں کی طرف سے جو الزامات علمائے دیوبند پر لگائے گئے تھے ان کی حقیقت آپ حضرات نے ملاحظہ فرمائی اب ذرا ردعمل کے طور پر بریلوی مذہب کے گستاخانہ عقائد بھی ملاحظہ فرمالیں۔

گستاخی نمبر۔۱۔

خدا کا لونڈے بازی کرنا ہے، پیشاب کرنا ،مفعول بننا سب ممکن ہے

ایسے کو خدا کہنا ہے جسے مکان زمان جہت ماہیت ترکیب عقلی سے پاک کہنا بدعت حقیقہ کے قبیل سے ہے اور صریح کفروں کے ساتھ گننے کے قابل ہے اس کا سچا ہونا کچھ ضروری نہیں۔جھوٹا بھی ہوسکتا ہے۔ایسے کو جس کی بات پر اعتبار نہیں نہ اس کی کتاب قابل استناد نہ اس کا دین لائق اعتماد ایسے کو کہ جس میں ہر عیب ونقص کی گنائش ہے جو اپنی شیخیت بنی رکھنے کو قصداً عیبی سے بچتا ہے چاہے تو ہر گندگی میں آلودہ ہو جائے ایسے کو جس کا علم حاصل کئے ہوئے سے ہوتا ہے اس کا علم اس کے اختیار میں ہے چاہے تو جاہل رہے ایسے کو جسکا بہکانہ ،بھولنا ،سونا ،اونگھنا ،غافل ہونا ،ظالم ہونا حتی کے مرجانا سب کچھ ممکن ہے۔کھانا پینا پیشاب کرنا ،پاخانہ پھرنا ،ناچنا ،تھرکنا ،نٹ کی طرح کلا کھیلنا ،عورتوں سے جماع کرنا ،لواطت جیسی خبیث بے حیائی کا مرتکب ہونا حتی کے مخنث کی طرح خود

خود مفعول بنا کوئی فضیحت (رسوائی) اس کی شان کے خلاف نہیں۔۔۔الخ۔

استغفر اللہ العیاذ باللہ قارئین کرام اس سے زیادہ ہم میں لکھنے کی ہمت نہیں جس نے یہ بدبودار عبارت دیکھنی ہو تو فتاوی رضویہ جلد اول ص ۷۹۱ سنی دار الاشاعت فیصل آباد، یا سبحان السبوح ص ۱۱۳،۱۱۴ ملاحظہ فرمائیں۔

غور فرمائیں کوئی ایسی غلیظ سے غلیظ گالی رہ گئی جو اس خبطی ملاں مولوی احمد رضا خان نے اللہ کی ذات کو نہ دی ہو۔۔اور پھر ظلم تو دیکھئے کہ کہتا ہے کہ یہ سب حضرت مولانا شاہ اسمعیل شہیدؒ نے کہا ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

الا لعنة الله على الكاذبين

گستاخی نمبر۔۲۔

لا الہ الا اللہ کہنا گویا خدا کا بیٹا بن جانا ہے چاہے جوتے مارو یا گالیاں دو (العیاذ باللہ)

مسلمانو! ذرا ہوشیار خبردار اس مکر ملعون کا حاصل یہ ہے کہ زبان سے لا الہ الا اللہ کہہ لینا گویا خدا کا بیٹا بن جانا ہے آدمی کا بیٹا اگر اسے گالیاں دے، جوتیاں مارے، کچھ کرے اس کے بیٹے ہونے سے نہیں نکل سکتا یونہی جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا اب چاہے وہ خدا کو جھوٹا کذاب کہے، چاہے رسول کو سڑی سڑی گالیاں دے اس کا اسلام نہیں بدل سکتا۔۔۔الخ ﴿تمہید ایمان مع حسام الحرمین ص ۲۸، مکتبۃ المدینہ﴾

گستاخی نمبر۔۳۔

اللہ تعالی کو ہر جگہ حاضر و ناظر ماننا بے دینی ہے (العیاذ باللہ)

ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں۔۔خدا کو ہر جگہ میں ماننا بے دینی ہے۔﴿جاء الحق ص ۱۶۸،۱۶۹۔ بحث حاضر و ناظر﴾

گستاخی نمبر۔۴۔

خدا کوٹ مٹھن کی گلیوں میں گھوم رہا ہے (العیاذ باللہ)

خرام ناز آیا تو دیکھا اور پہچانا — محمد مصطفی یعنی خدا کوٹ مٹھن کی گلیوں میں
خدا کو ہم نے دیکھا ہے سدا کوٹ مٹھن کی گلیوں میں — خدا بے پردہ ہے جلوہ نما مٹھن کی گلیوں میں

﴿دیوان محمدی، ص ۱۹۱، یار محمد گڑھی والا، شائع کردہ آستانہ عالیہ گڑھی شریف، رحیم یار خان﴾

گستاخی نمبر۔۵۔

بریلوی پیر کی تصویر خدا سے ملتی ہے (العیاذ باللہ)

صورت رحمان ہے تصویر میرے پیر کی — علم القرآن ہے تقریر میرے پیر کی
کیا خدا کی شان ہے یا خود خدا ہے جلوہ گر — ملتی ہے اللہ سے تصویر میرے پیر کی

﴿دیوان محمدی، ص ۲۰۱﴾

گستاخی نمبر۔۶۔

رسول خدا ﷺ کو ذلت کے بعد عزت ملی (العیاذ باللہ)

کثرت بعد قلت پر اکثر درود — عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام

﴿حدائق بخشش ص ۲۰، حصہ دوم، مدینہ پبلیکیشنز کراچی﴾

یعنی آپ ﷺ کو قلت کے بعد کثرت ملی (صحابہ کرامؓ کی جماعت کی صورت میں) گویا ذلت کے بعد آپ کو عزت ملی۔۔العیاذ باللہ۔

گستاخی نمبر۔۷۔

وفات کے وقت حضور ﷺ کا زوال شروع ہو گیا تھا (العیاذ باللہ)

یعنی اے حبیب ﷺ آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل فرما دیا اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین بنا کر پسند کیا۔ آقائے مدینہ رحمت مجسم ﷺ نے اس آیت سے رائحہ انتقال پائی۔ اس لئے کہ ہر شے میں بعد کمال زوال ہوتا ہے۔

چوں آفتاب بہ نصف النہار یافت کمال
مقرر است کہ روے نہد بسوئے زوال

﴿اوراق غم، ص ۱۲۵، از ملاں ابو الحسنات، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، جنوری ۲۰۰۸﴾

گستاخی نمبر۔۸۔

حضرت آدم علیہ السلام ہندو مذہب کے پیروکار تھے (العیاذ باللہ)

اس کے بعد اہل ہنود (ہندو) کے مذہب کا ذکر ہونے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ ہنود کا مذہب قدیم اور کہنہ ہے اور ہر مذہب اس کے بعد وجود میں آیا ہے کیونکہ یہ مذہب حضرت آدم علیہ السلام کا ہے۔ ﴿مقابیس المجالس، ص ۲۶۳، ملفوظات خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن﴾

گستاخی نمبر۔۹۔

حضور ﷺ مسجد نبوی میں حضرت امی عائشہؓ کے ساتھ گانے باجے ناچ سنتے تھے (العیاذ باللہ)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ حبشی لوگ مسجد نبوی میں گا رہے تھے، دف بجا رہے تھے ناچ رہے تھے آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو اوپر اٹھا کر یہ تماشہ دکھایا اس حدیث کی رو سے بھی مسجد میں گانا، باجا، اور ناچنا جائز ہوا (یعنی رقص کرنا)۔ ﴿مقابیس المجالس، ص ۱۴۱، ملفوظات خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن﴾

گستاخی نمبر۔۱۰۔

حضرت آدم علیہ السلام ذلت کے تیروں کا شکار ہو گئے تھے (العیاذ باللہ)

وہ آدم جو سلطان مملکت بہشت تھے وہ آدم جو متوج بتاج عزت تھے آج شکار تیز مذلت ہیں ﴿اوراق غم ص۲ طبع ۱۳۴۸ھ﴾

نئے ایڈیشن میں مندرجہ بالا عبارت میں تحریف

ضیاء القرآن والوں نے جو نیا ایڈیشن شائع کیا ہے اس میں اس عبارت کے اندر اس طرح تحریف کر کے بدل دیا گیا ہے

وہ آدم جو سلطان مملکت بہشت تھے وہ آدم جو متوج بتاج عزت تھے آج مصائب میں مبتلا ہیں ﴿اوراق غم ص۱۱ طبع ۱۴۳۰ھ﴾

عبارت میں تحریف اس کا سب سے بڑا ثبوت ہے کہ اس میں حضرت آدم علیہ السلام کی بدترین گستاخی کی گئی تھی

تلک عشرة کاملة

فیصلہ آپ کریں

قارئین کرام ہم نے بطور مثال صرف اس مذہب کے اکابرین کی کتابوں سے دس گستاخیاں پیش کی ہیں ورنہ ان کی کتابوں میں اس طرح کی سینکڑوں گستاخانہ عبارات پائی جاتی ہیں ان کے قلم سے نہ تو اللہ کی ہستی محفوظ رہی نہ تو اللہ کے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ کا دامن محفوظ رہا، نہ انبیاء، اور نہ صحابہ اور نہ اولیاء کی عزت محفوظ رہی حتی کے آسمانی کتابوں تک کے بارے میں غلیظ غلیظ جملے کہے گئے اگر رضاخانی باز نہ آئے تو ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں۔قارئین کرام یہ ہے ان لوگوں کی اصلیت جو اہل سنت کا لبادہ اوڑھ کر دن رات مقدس شخصیات اور ہستیوں کی توہین میں مصروف ہیں۔یہ اپنی انہی گستاخیوں پر پردہ ڈالنے کیلئے علمائے اہلسنت پر بکواس کرتے ہیں اور ان پر جھوٹے الزامات لگاتے ہیں۔ان کی صوفیوں جیسی صورتوں اور جبہ و دستار پر مت جائے گا یہ بھیڑ کی کھال میں بھیڑئے ہیں۔۔آج اگر آپ کے ساتھ کوئی شخص معمولی سا بھی دھوکہ کر دے تو کیا آپ اس آدمی کے ساتھ کبھی کوئی کسی قسم کا تعلق رکھنا پسند کریں گے۔۔؟غور فرمائے کیا اس قسم کے دھوکہ بازوں کے ساتھ جو سنیوں کا نام لیکر مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ کرتے ہیں۔۔ان کے ساتھ کوئی تعلقات رکھنا گوارا کریں گے۔۔؟ آج اگر آپ کے والدین، دوستوں یاروں!! کو کوئی گالیاں دے دے تو آپ شور مچائیں گے ہائے بے عزتی کر دی، ہتک عزت کا دعوی دائر کر دیں گے۔۔لیکن جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور انبیاء کے بارے میں اس قسم کے گستاخانہ عقائد رکھیں۔۔کیا آپکی ایمانی غیرت اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ ان کے ساتھ دوستی رکھی جائے۔۔؟؟یاد رکھئے۔۔ایک دن اللہ کے سامنے جواب دینا ہے۔۔اس دن نہ دوست کام آئیں گے نہ یار و مددگار اور نہ یہ پیر فقیر اور مولوی۔۔

دنیائے رضاخانیت خصوصاً نام نہاد سنی تحریک کے سربراہ اعجاز ثروت قادری بریلوی کو ہمارا چیلنج

مندرجہ بالا حوالوں کو غلط ثابت کرنے والے مولوی احمد رضا خان کے روحانی فرزند کو ایک کروڑ روپے کا انعام

صدائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے

پڑا کبھی دل جلوں کو فلک سے کام نہیں　　جلا کر خاک نہ کردوں تو دیوبندی نام نہیں

عقائد باطلہ رکھنے والے لوگوں کے معروف گروہ (۱) وہابی اہلحدیث ، (۲) جماعۃ الدعوہ ، (۳) دیوبندی تبلیغی جماعت (۴) جمعیت علمائے اسلام ، (۵) ملت اسلامیہ (سابقہ سپاہ صحابہ) (۷) تنظیم اسلامی (ڈاکٹر اسرار) (۸) جماعت المسلمین۔

معروف اسلام دشمن گروہوں کے نام : دہشت گرد تنظیم رافضیت کے عقائد کی ترویج کی تحریک نام نہاد "**سنی تحریک**"، روس اور برطانوی استعمار کی ایجنٹ پارٹی، "**جمعیت علمائے پاکستان** شرک وبدعات کے فروغ کی بین الاقوامی سازش مولوی الیاس قادری کی طوطا پارٹی "**دعوت (غیر) اسلامی**، ڈاکٹر طاہر بریلوی کی "**منہاج القرآن** ۔ ان تمام شیطانوں گروہوں سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔

اب اگر آپ یہ سمجھیں کہ یہ لوگ تو ایسا نہیں کہہ سکتے ۔ کیونکہ یہ ہی تو اسلام کے بڑے نام لیوا ہیں تو پھر ان مذکورہ بالا جماعتوں کے کسی معتبر فرد سے پوچھیں کہ پیچھے بیان کئے گئے گستاخانہ عقائد والی کتابوں میں مذکورہ عقائد کو کفریہ سمجھتے ہیں تو ٹھیک ہے لیکن اگر وہ ان کو عمدہ اور اپنی کتابیں قرار دیں تو پھر ان سے بچنا اور اپنا ایمان بچانا ضروری ہے۔
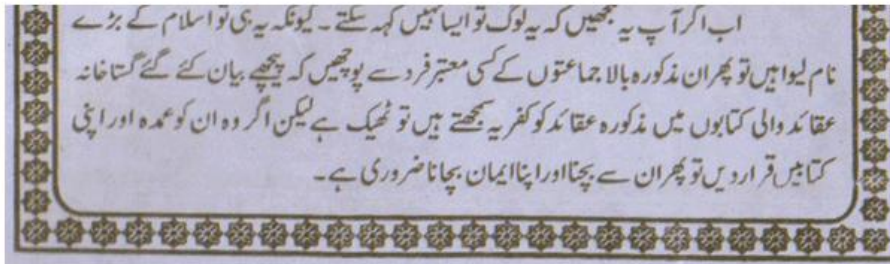
چپہ چپہ منور ہے۔ جناب یہ تو آپ ہیں آپ کے اعلی حضرت اور چھوٹے حضرات ساری زندگی اسی خواہش کو دل میں لئے اس دنیا سے نکل کر اپنے انجام کو پہن چکے ہیں اور اور اس شعر کا مصداق ٹھرے کہ

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواش پر دل نکلے

ایں خیال است ومحال است وجنوں

شائد کسی نے آپ ہی جیسے لوگوں کیلئے یہ شعر کہا ہے کہ

لوم الخفاش لا يضر الشمس

و عوا الكلب لا يظلم البدر

چمگادڑوں کا ملامت کرنا سورج کو کوئی نقصان نہیں دیتا اور کتوں کا بھونکنا چاند کو بے نور نہیں کر دیتا۔

قارئین کرام غور فرمائیں ان کے منہ سے کبھی اس قسم کا مطالبہ قادیانیوں کیلئے نہ نکلا، رافضیوں کیلئے نہ نکلا عیسائیوں اور ہندوؤں کیلئے نہ نکلا ان کو اگر نظر آتے ہیں تو علمائے دیوبند مسلمان سنی حنفی۔۔شرم۔۔شرم۔۔شرم

ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس قسم کی دہشت گرد تنظیموں پر فورا پابندی لگائے جنھوں نے پاکستان کے شہروں کو اپنی غنڈہ گردی کا نشانہ بنایا ہوا ہے۔۔جو عوام کے جان و مال سے کھیل رہے ہیں اور ملک میں یہودیوں کے آلہ کار بن کر فرقہ وارانہ فسادات کروانے کی سازش کر رہی ہے۔اور ملک میں صحیح معنوں میں قرآن وسنت کی تعلیمات اور فقہ حنفی کو رائج کیا جائے۔اللہ پاک اس قسم کے شیطانی گروہوں سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔آمین

بریلویوں نے انٹرنیٹ یا دوسرے مقامات پر جہاں جہاں اس اشتہار کو پھیلایا ہے ان مقامات (یا انٹرنیٹ فورمز) پر اس جوابی اشتہار کو شائع کرنا آپ کا اخلاقی اور مذہبی فریضہ ہے۔مضمون میں کسی بھی قسم کی کمی بیشی کئے بغیر ہر ایک کو شائع کرنے کی اجازت ہے۔

بریلویوں کے گستاخانہ اور فاسد عقائد جاننے کیلئے اور علمائے اہلسنت پر الزامات کے جوابات کیلئے رابطہ کریں: kalahazrat@gmail.com

یا وزٹ کریں ہماری ویب سائیٹس کا:

www.ahlehaq.com//www.ahlehaq.com/wordpress//

www.youtube.com/deobanddefender//www.haqforum.com

شائع کردہ :مجلس شوری اهلحق

ہمارے اشتہار کی کسی ایک بات کو لے کر جواب
دینا ہرگز جواب تصور نہیں کیا جائیگا بلکہ یہ
بریلویوں کے فرار کا شرمناک ثبوت ہوگا ہم
صرف اسی صورت میں جواب دینے کے پابند
ہیں جب ہماری ہر ہر بات کا جواب دیا جائے
جس طرح ہم نے بریلویوں کی ہر ہر بات کولیکر
اس کا جواب دیا ہے۔